مدیر کے نام

پروفیسر عبدالقدیر سلیم، کراچی

پروفیسر خورشید احمد کا تحقیقی مقالہ 'استعماری حکمت عملی اور راہِ انقلاب' (مارچ ۲۰۱۷ء) ایک منفرد نوعیت کا نثر پارہ ہے: 'ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند'۔ جس پر صاحبِ مقالہ کو مبارک باد! میری ابتدائی تعلیم و تربیت استعماری نظام میں ہوئی، لیکن یہ کیسی بدقسمتی کی بات ہے کہ آج اپنے آزاد وطن کے نظام کی نسبت وہ اچھا لگتا ہے اور شوکت تھانوی کا افسانہ 'سودیشی ریل' بار بار یاد آتا ہے۔ ریل سے لے کر محکمہ ڈاک تک اور نظامِ عدل و احتساب سے لے کر تعلیمی نظم و ضبط تک، ہر عمارت کی اینٹیں اُکھڑی پڑی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ہمارا آزاد معاشرہ کیوں بہتر نہ بن سکا؟

ڈاکٹر عبدالرزاق، جہلم

'استعماری حکمت عملی اور راہِ انقلاب' (مارچ ۲۰۱۸ء) میں محترم پروفیسر خورشید احمد نے برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کی چند جھلکیاں پیش کر کے پاکستانی قوم، بالخصوص نوجوانوں پر بہت بڑا احسان کیا۔ ڈاکٹر انیس احمد کی تحریر 'جمہوریت، مسلم دنیا اور تحریکِ اسلامی' میں تبدیلیِ نظام کے سلسلے میں جو تجاویز دی گئی ہیں ان کا خاکہ تیار کرنے اور پھر اس میں رنگ بھرنے کا کام تحریکِ اسلامی ہی کرسکتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تحریک اسلامی ایک نظامِ تعلیم کا خاکہ تیار کر کے اسے بہتر بنانے کے لیے مشتہر کرے۔ ان دونوں تحریروں کو کتابچے کی صورت میں شائع کر کے عوام الناس بالخصوص تعلیمی اداروں میں پہنچایا جائے تاکہ لوگوں کے سامنے سابقہ اور موجودہ حکمرانوں کے چہرے آسکیں۔

یاسر علی، فیصل آباد / عبدالقادر، لاہور

صفدر علی چودھری مرحوم پر تعزیتی مضمون پڑھ کر طبیعت اداس بھی ہوئی اور حوصلہ بھی ملا کہ اس عہد میں تحریکِ اسلامی کیسے کیسے قیمتی انسانوں کی رفاقت میں اقامتِ دین کی جدوجہد کر رہی ہے۔ پروفیسر خورشید احمد صاحب نے اپنے مقالے میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ تحریکِ آزادی کے لیے ہندوؤں، سکھوں اور کمیونسٹوں تک کی قربانیوں کا اعتراف کر کے وسعتِ قلبی اور وسعتِ نظری کا باب کھولا ہے۔

احمد نواز سلطان، ملتان

ڈاکٹر مصطفےٰ السباعی کا مکالمہ اگرچہ نصف صدی پہلے کا ہے، لیکن اس کے مطالعے سے معلوم ہوا کہ